بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

پینتیسویں قسط

عرس

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

DAR-UL-RAZA

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:.................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (پینتیسویں قسط)

اسپیکر:.................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:.................عرس حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

زیرِ سرپرستی:.................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:.................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:.................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

بااہتمام:.................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر وترتیب:.................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:.................22

پبلشر:.................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم ० فاعوذ باللّٰه من الشیطن
الرجیم بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ०
الاان اولیاء اللّٰه لاخوف علیهم ولاهم یحزنون ० الذین اٰمنوا
وکانوا یتقون०
صدق الله مولانا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم ونحن علی
ذالك من الشاهدین والشاکرین والحمدلله رب العالمین
قال اللّٰه تبارك وتعالی فی شانِ حبیبه ० ان اللّٰه وملئکته یصلون
علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما ०
اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا
محمد وبارك وسلم

عرس حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

اے دونوں جہاں کے پالنے والے، زمین و آسمان کے مالک! تیرا شکر ہے کہ تو نے اِس مبارک مجلس میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی۔ اپنا نام لینے والوں، اپنے رسول کے محبین اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کی بارگاہ میں ہدیہ منقبت پیش کرنے کی تو نے توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ سب کچھ نتیجہ ہے اِس بات کا کہ ہمارا تعلق ہے اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، آیئے اُن کی بارگاہ میں جھوم جھوم کر درود پڑھتے ہیں۔

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

ہفتہ وار محفل میں عوام کی بھرپور شرکت

میرے عزیز ودوستو، پیارے بھائی بہنو،عزیز ساتھیو، بزرگو،مقدس حضرات وخواتین! آج کی رات سنی رضوی اکیڈمی کے لئے دوستوں، بزرگوں اورآنے والے دوستوں کیلئے یہ بڑی مقدس رات ہے، بڑی مقدس تاریخ ہے۔ ویسے تو اللہ کا بڑا افضل ہے، اُس کا بڑا شکر ہے کہ ہمیں ہر پیر کو یہ سعادت میسر آتی ہے، ہر پیر کو ہمیں یہ موقع ملتا ہے کہ مورسش کے کونے کونے سے شمع جمالِ محمدی کے پروانے، باغِ توحید کے مستانے، اللہ کے نام پر سب کچھ چھوڑنے والے، پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت سننے والے اور دنیا کے لئے امن، آشتی، پریم اور محبت کا پیغام پیش کرنے والے دور دور سے آتے ہیں۔ آنے والی بسیں، آنے والی کاریں، آنے والے لوگ ایک دن نہیں، دو دن نہیں میں دیکھ رہا ہوں میرے بیان کو آج، میں اب تک یہاں موجود ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ آرہے ہیں رواں دواں ہیں، اُن کے جذبات کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ ایک کشش ہے، ایک دُھن ہے، ایک لگن ہے، ایک ذوق ہے، ایک شوق ہے جو انہیں کھینچے لئے چلے آرہا ہے۔

عرسِ مبارک خواجہ غریب نواز

آپ کے خلوص، آپ کے جذبات، آپ کی محبت اور آپ کی لگن ہی کا یہ نتیجہ

ہے کہ آج چھ رجب المرجب کی رات ہمیں میسر آئی اور ہم سب مل جل کر خواجہ خواجگان معین الملت والدین، سلطان الہند، خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین حسنی حسینی چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہم لوگ یہاں حاضر ہیں۔ اِس سے پہلے جب میں جامع مسجد میں امام اور خطیب کی حیثیت سے کام کررہا تھا اور خدمت کا مجھے موقع میسر تھا تو وہاں عرسِ مبارک کی بنیاد رکھی گئی اور عرسِ خواجہ خوجگان کا اجراء کیا گیا۔ الحمدللہ وہ سلسلہ وہاں بھی جاری ہے اور سنی رضوی اکیڈمی میں بھی عرسِ مبارک قائم ہے، ہر سال عرسِ مبارک ہوتا ہے اور یہ میری خوش نصیبی ہے، آپ حضرات کی دعائیں ہیں، آپ کی محبت ہے، آپ کا پیار ہے، آپ کا تعلق ہے کہ اِس فقیر کو بھی اِس سال عرسِ مبارک میں آپ کی موجودگی میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، کس نے کتنے دن رہنا ہے، کیا کھانا ہے، کیا پینا ہے اللہ جانتا ہے۔ میں جب حاضر ہوا تھا تو میرے ذہن میں اِس قسم کے پروگرام نہ تھے، میں یہ نہیں جانتا تھا کہ عرسِ مبارک میں بھی مجھے شرکت کرنی پڑے گی۔ لیکن اے قادرِ مطلق تیری ذات بڑی ہے، تو قادرِ مطلق ہے تو اللہ اکبر ہے، تو سب سے بڑا ہے، جس بندے کو تو جہاں چاہتا ہے، جو چاہتا ہے وہ توفیق دیتا ہے، توفیق تیرے ہاتھ ہے، نیکی تیرے ہاتھ ہے، سعادت کی کنجیاں، نیکیوں کی چابیاں تیرے ہاتھ ہیں، تو جس کو چاہتا ہے، جتنا چاہتا ہے، جب چاہتا ہے تو اسے دے دیتا ہے۔ یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔

مولانا ابراہیم خوشتر کی حلقہ ذکر میں خصوصی شرکت

الحمدللہ! آپ کا یہ فقیر قادری، آپ کی دعائیں ہیں، آپ کا خلوص ہے، آپ کی محبت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا اور اِس طرح سے مجھے عرسِ مبارک میں شرکت کی توفیق عطا ہوئی۔ اور غالباً 291 واں پیر والے دن کے ہفتہ وار حلقہ ذکر سے میں آپ کے ساتھ شریک ہوں اور اب 308 واں پیر والے دن کا ہفتہ وار حلقہ ذکر ختم ہو چکا ہے۔ اور اب جو پیر کا دن آرہا ہے یہ 309 واں ہفتہ وار حلقہ ذکر ہوگا۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ معلوم بھی ہے کہ جیسا کہ آپ جانتے بھی ہیں کہ میں بہت جلد یہاں سے جا رہا ہوں، بہرحال آپ کی دعائیں اپنی جگہ، آپ کا پیار اپنی جگہ، آپ کی محبت اپنی جگہ، آپ کی کوشش اپنی جگہ، آپ کی سعی اپنی جگہ اور میرے دوستو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو آنے جانے کا معاملہ ہے یہ تو آگے زندگی کی بات ہے، جب تک چاہا آتا رہا اور جب چاہوں گا پھر آجاؤں گا۔ یہ تو سب اللہ کے ہاتھ میں ہے، زمین و آسمان کا مالک وہ ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی دعائیں ہیں اور جتنی دعائیں آپ نے کیں ہیں وہ دعائیں ابھی تک ختم نہیں ہوئیں اُن دعاؤں کا جاری رہنا ہے۔ ابھی آپ کی دعائیں جاری رہیں گی، آپ کی کوشش جاری رہے گی۔ کیونکہ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ساری آپ کی کوشش یہ دعائیں آپ کی دین کے لئے ہیں۔

خواجہ غریبِ نواز ہند میں پیغام امن و محبت لے کر آئے

یاد رکھو! ہم عرس خواجہ خواجگان منا رہے ہیں، ہم خواجہ غریب نواز کا عرس منا

رہے ہیں، وہ خواجہ جو ہند کی سرزمین پر امن کا پیغام بن کر آیا تھا، وہ خواجہ جو ہند کی سر زمین پر پیار و محبت اور آشتی کا سنگم بن کر آیا تھا۔ وہ خواجہ جو ہند کی سرزمین پر پیار اور محبت کی علامت تھا۔ وہ خواجہ کہ جس کے دم پر میرے دوستو برہمن اور راجپوتوں کے سر جھکے، جس کے در پر جوگیوں نے آ کر پڑھ لیا **لاالہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** میرے عزیزو، میرے دوستو! صوفیوں کا مشن پیار کا مشن ہے، صوفیوں کا مشن محبت کا مشن ہے، صوفیوں کا مشن وہ لوگوں کو سینے سے لگایا کرتے، صوفیوں کا مشن دعا دینی ہوتی ہے، صوفیوں کا مشن خدمت خلق ہوتا ہے اِس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے۔

ہندوستان میں اِسلام صوفیاء کی کے پیغام سے آیا

میرے عزیزو، میرے دوستو! خواجہ غریبِ نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کو معلوم ہے، آپ جانتے ہیں کہ وہ ہندوستان کی سرزمین پر اسلام کی علامت تھے۔ اِسلام کا پرچم، اِسلام کا علم انہوں نے بلند کیا اور رام اور لکشمن کی سرزمین ایسی سرزمین میں جہاں اِسلام کی کوئی گنجائش نہ تھی، جہاں **لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ** کا کوئی تصور نہ تھا، کوئی منصوبہ، کوئی اعلان نہ تھا۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ جو اِسلام آیا ہے ہندوستان میں یہ کوئی دائریکٹ نہیں آیا بلکہ اِن ڈائریکٹ آیا ہے۔ اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ اِسلام ہمیں لڑنے والوں کے ہاتھوں سے نہیں ملا، اِسلام مٹیریل پاور کے ذریعے نہیں آیا، اِسلام کسی پروپگنڈے کے ذریعے نہیں آیا۔ اِسلام جنگ، جدل اور قتال کے ذریعے سے نہیں آیا، اِسلام کسی کو تشدد کر کے نہیں آیا، اِسلام کسی کے حق کو

غصب کرنے کے بعد نہیں آیا، اِسلام اِس لئے نہیں آیا کہ کسی ملک کے بادشاہ نے آکر ہندوستان پر حملہ کیا اور اِسلام آگیا۔ بالکل نہیں اِسلام اِس طرح نہیں آیا۔ اِسلام خدا کے انہی چند بندوں کے ہاتھوں سے آیا کہ جو سیدھے سادھے تھے، جن کے پاس کوئی بم نہ تھا، کوئی آرمی کوئی مشین گن، کوئی آرمی کا سامان اُن کے پاس نہ تھا۔ خواجہ غریبِ نواز لاہور سے دہلی کی طرف چلے، میرے دوستو اندازہ کیجئے۔ کہاں سنجر، کہاں بغداد، کہاں سمرقند، بخارا اور کہاں سنجر اور بغداد اور کہاں یہ درہ خیبر۔ افغانستان کے راستے کو عبور کرکے، پار کرکے درۂ خیبر سے یہ روحانی قافلہ، اللہ کے نیک بندوں کا قافلہ، فقراء کا قافلہ، ایسا مبارک قافلہ کہ اُن کی صورت سے محمد رسول اللہ کا نور ٹپکتا تھا۔ یہ سیدھے سادھے لوگ تھے، اندازہ کیجئے کہ اِن کی زبان بھی تو فارسی تھی۔ ہندوستان کی زبان یہ نہیں جانتے تھے، عربی اور فارسی اِن کی زبان تھی۔ نہ اِن کے پاس ہندوستان کا کلچر تھا، نہ تہذیب تھی، نہ اِن کے پاس اُن کی زبان تھی یہ بالکل نئے تھے اِن کے پاس تہذیب و تمدن بھی نئے تھے، اِن کا کلچر بھی الگ تھا، اِن کی زبان بھی الگ تھی، لیکن اِن تمام باتوں کے باوجود حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لاہور پہنچ گئے۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

خواجہ غریبِ نواز کی کمال سیرت وصورت

ملاں عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکبر کے زمانے کے کامیاب ترین مؤرخ ،لکھاری لکھتے ہیں کہ ’’خواجہ صاحب جب لاہور سے چلے دِلی کی طرف تو لوگ اُن کی صورت کو دیکھتے،اور صورت کو دیکھنے والے کون لوگ تھے؟ وہی لوگ جو اُن کے ہم مذہب نہیں تھے۔ جو مسلمان نہیں تھے۔مزید لکھتے ہیں کہ لوگ اُن کی صورت کو دیکھ کر، اُن کی سیرت کو دیکھ کر کہ یہ لوگ کیسے پیارے ہیں کہ اِن میں نہ کوئی ہنگامہ ہے، نہ کوئی لوگوں سے نفرت ہے، یہ انسانیت کی خاطر انسانوں کی خدمت کرنے۔

انسانیت کی خدمت کیلئے مذہب کو نہیں دیکھا جاتا

میرے عزیزو، میرے دوستو! انسانیت کی خدمت کرنے کیلئے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے، کس مذہب کا ہے؟ مذہب ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ خدمت تم منہ دیکھ کر اور اپنے مقاصد اور اپنی غرض سامنے رکھ کر کسی کی خدمت کرو، اگر تم چاہتے ہو کہ تم قوم کے سردار بنو یا یہ چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں قوم کا سردار بنائے تو پھر یاد رکھو کہ خدمتِ خلق شوق کے ساتھ کرو، جب انسان خدمت کرتا ہے تو وہ مخدوم ہوتا ہے، مزہ تو تب ہے کہ تم کہو کہ تم خادم ہو اور قوم کہے کہ تم مخدوم ہو۔ مخدوم اور سردار کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ کہے کہ وہ نوکر ہے اور قوم یہ کہے کہ تم میرے سردار ہو، تم میرے لیڈر ہو، تم میرے آقا ہو، تم میرے پیشوا ہو، اے فاران کی چوٹی میں چمکنے والے آفتاب، اے گنبدِ خضراء کے مکین، میرے آقا نے یہی کہا کہ میرا تمہارا بھائی ہوں، میں ایک ادنیٰ انسان ہوں، بھائی ہوں، آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یہی کہا

لیکن آقا کے ماننے والوں نے کیا کہا؟ ماننے والوں نے یہ کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ ہمارے آقا ہیں، آپ ہمارے مولیٰ ہیں۔ آپ میری گردنوں کے مالک ہیں یارسول اللہ، آپ مالک ہیں جو چاہیں کہہ دیجئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے عزیزو، میرے دوستو! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت نے ہمیں بتایا کہ انسانوں کی تم خدمت کروگے تو تم مخدوم ہو جاؤ گے اور انسانوں کے سروں کا تم تاج بن جاؤ گے۔

صرف تین چیزوں میں لمبی ہجرت

حضرت خواجہ غریبِ نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ حضرات اپنا کھانا خود پکاتے تھے۔ جنگل سے کہیں سے لکڑیاں کاٹ لیں، اُن کے پاس ایک چادر، ایک لوٹا، ایک جائے نماز اور تو کچھ پاس تھا نہیں۔ روپیہ، پیسہ، مال وزر کچھ نہیں تھا، بس جہاں کچھ اللہ تعالیٰ نے رزقِ حلال دے دیا اور کھالیا اور اللہ اللہ کیا۔ بدایونی نے لکھا کہ لاہور سے لے کر دلی تک تو 500 تو وہ لوگ تھے جنھوں نے چہرے کو دیکھ کر پڑھ لیا **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ**۔ صرف صورت کو دیکھ کر، ابھی تو وعظ اور رشد و ہدایت کا بازار گرم نہیں ہوا تھا، وعظ نہیں بلکہ صورت دیکھ کر۔ ملاں عبدالقادر لکھتے ہیں کہ اُس صورت میں کشش ایسی تھی، صورت میں حق اور صداقت کی نورانیت چمک رہی تھی۔ ہر وہ شخص جو اُن کی صورت کو دیکھتا وہ صورت کو دیکھ کر پکار اُٹھتا کہ جب صورت ایسی ہے اور جس آدمی کا اخلاق ایسا ہے یقیناً اُس کا مذہب بھی اچھا ہوگا۔

تبلیغ کے لئے اخلاق کا اچھا ہونا بہت ضروری ہے

میرے دوستو! مذہب اخلاق سے پہچانا جاتا ہے، زبان سے مذہب پہچانا جاتا ہے، خالی مذہب کا نام لینے سے نہیں پہچانا جاتا، انسان میں پیار ہو، مٹھاس ہو، اخلاق کی بلندی ہو تو مذہب پہچانا جاتا ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مؤرخ لکھتا ہے کہ اجمیر مقدس میں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موجود تھے، آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ دنیا کا ریت رہا ہے، یہ دنیا کا کچھ ایسے ہی طریقہ رہا ہے کہ جو آدمی پیار، محبت، امن، آشتی کی بات کرے لوگ اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔ جو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے تو کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اُس کے ساتھ بھلائی نہیں کرتے اور وہ بھی مجبور ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بڑے مزے کی بات ہے کہ فیضانِ محبت عام سہی، توفیق محبت عام نہیں۔

قتل کے ارادے سے آیا شخص تائب ہو گیا

اللہ اگر توفیق نہ دے تو انسان کے بس کا کام نہیں یہ تو اللہ کی توفیق سے چیزیں ہوا کرتی ہیں۔ حضرت خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک شخص آیا اُس نے ایک خنجر چھپا رکھا تھا اپنے کرتے کے اندر، اور اُس کا خیال یہ تھا کہ چپکے سے جا کر خواجہ صاحب پر حملہ کرے اور خواجہ صاحب کو قتل کرے۔ تو اُس نے یہ پروگرام بنا کر کے کہ خواجہ صاحب تو بیچارے صوفی آدمی ہیں اُن کو کیا معلوم ہو گا جلدی سے نکالیں گے اور اِن کو قتل کر دیں گے۔ اور اِس کے بعد معاملہ ختم ہو جائے گا۔ حضرت خواجہ غریب نواز

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جب وہ آدمی پہنچا تو آپ نے اللہ کے نور سے یہ سمجھ لیا کہ آپ کو یہ قتل کرنے کے لئے آیا ہے۔ آپ نے اُس سے کہا کہ دیکھو میرے بھائی جس کام کے لئے تم آئے ہو، مجھے تم قتل کرنے کیلئے آئے ہو تو مجھے قتل کردو۔ مجھے اِس میں پریشانی اور تکلف کی کوئی بات نہیں۔ وہ شخص پریشان ہوگیا کہ میں تو اِس کو قتل کرنے کے لئے آیا ہوں ایک تو اِن کو معلوم ہوگیا اور دوسرا یہ چاہتے ہیں کہ میں انہیں قتل کر دوں۔ اُس نے معافی مانگی کہ مجھے فلاں فلاں آدمی نے بھیجا تھا اور مجھ سے غلطی ہوگئی اور آپ معاف کردیجئے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ بھائی تم سے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ تم تو ابھی میرے پاس آئے ہو تم نے تو میرا کچھ بھی نہیں بگاڑا تو تم مجھ سے کیوں معافی مانگتے ہو؟ دیکھو کہ تم سے تو کوئی غلطی نہ ہوئی۔ ہاں تم سے میں نے یہ جو بات کہہ دی تو اِس سے تم کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو تم مجھے معاف کردو۔

مسلمانوں سے ساتھ ہندو اور سکھ بھی خواجہ صاحب کے عقیدتمند

میرے دوستو! اندازہ کیجئے، خواجہ غریب نواز کا مشن اسلام کا مشن ہے، امن کا مشن ہے، پیغام، محبت کا مشن ہے اور اُس مشن کا نتیجہ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہے؟ آج میرے دوستو مسلمان تو خیر مسلمان ہی ہے، آج چھ تاریخ ہے اجمیر شریف میں، آج مسلمانوں کا جتنا اجتماع ہوگا ہندو بھی ہوں گے، یوپی اور راجپوتانے کے علاقے سے ٹرینوں میں جو بوگیاں چلتی ہیں اُس کے اندر میرے دوستو جہاں مسلمان خواجہ صاحب کی بارگاہ میں بکرے اور چاول اور گھی دیگ کے لئے جہاں مسلمان

لاتے ہیں وہاں ہندوؤں کی طرف سے بھی خواجہ صاحب کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہندولوگ بھی چاول اور گھی اور جو کچھ اُن سے ہوسکتا ہے وہ بھیجتے ہیں بلکہ اجمیر کا ہر ہندو خواجہ صاحب کی بارگاہ سے جب گزرتا ہے تو میرے دوستو سلام عرض کرتے ہوئے آگے گزرتا ہے۔ یہ سب کچھ اُس مشن کا نتیجہ ہے، اُس محبت اور پیار کا نتیجہ ہے جو خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمیں پیغام دیا اور پہنچایا ایک بات میں اور عرض کرتا چلوں۔

خواجہ غریبِ نواز کا ساگر تالاب کے پاس ڈیرہ

خواجہ صاحب جب اجمیر میں آئے تو آپ نے کسی سے کچھ نہیں فرمایا۔ آپ نے کوئی بات کسی سے نہیں کی، آپ ساگر تالاب کے پاس آکر بیٹھ گئے، ایک مسافر کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے آپ نے ساگر تالاب سے سمجھا کہ یہاں سے مجھے پانی ملے گا تو نماز پڑھیں گے۔ وہاں کے لوگوں نے راجپوتوں نے دیکھنا شروع کیا کہ یہ عجیب لوگ ہیں یہ کس قسم کے مسلمان آگئے کہ یہ پانچوں وقت آکر کھڑے ہوکر کچھ بولتے ہیں۔ اور یہ لوگ جھکتے ہیں نماز پڑھتے ہیں یہ عجیب لوگ ہیں نیا مذہب لے کر آئے ہیں۔ پرتھوی راج کو خبر ہوگئی کہ یہاں کچھ لوگ آئے ہوئے ہیں اور ساگر تالاب کے پاس انہوں نے ڈیرہ ڈال لیا ہے۔

پرتھوی راج کی خواجہ صاحب کو ساگر سے اُٹھانے کی تدبیریں

آپ جانتے ہیں کہ یہ دنیا کا طریقہ ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا، خواجہ

صاحب کا مشن پیار کا مشن تھا وہ تو زبردستی بلکہ اِسلام تو یہاں تک کہتا ہے کہ دیکھو تم امن کرو، اور اپنے عمل سے اِس بات کو ظاہر کرو کہ اِسلام ایک اچھا مذہب ہے۔ اِسلام اِس بات کی کبھی اجازت نہیں دیتا کہ تم کسی پر زبردستی کرو اور کسی پر دباؤ ڈالو کہ وہ تمہارے مذہب کو قبول کرے۔ ہرگز اِسلام اِس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اِس تو اِس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اچھی باتیں دوسرے مذہب میں بھی اچھی باتیں ہماری بھی بات دیکھو تمہیں اگر اچھی بات معلوم ہوتی ہو تو دیکھو تو سہی۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ساگر تالاب کے پاس تشریف فرما ہوئے، لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ یہ مسلمان لوگ ہیں اور ایسا کرنا چاہئے کہ یہ لوگ یہاں سے چلے جائیں، اور اِن کو کہا جائے کہ یہ جو تالاب ہے اِس تالاب سے پانی نہ لیں آپ۔ ظاہر ہے میرے دوستو کہ یہ حکم پرتھوی راج کا صحیح نہیں تھا۔ پانی تو ایک عام چیز ہوتی ہے اور پانی پر ہر آدمی کا حق ہوتا ہے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اچھا۔ خواجہ صاحب کو پانی لینے سے منع کیا گیا۔ بزرگوں کی روایت ہے، آپ جانتے ہیں کہ بزرگوں کی شان ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن سے کرامت کا بھی ظہور ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی شان کو ظاہر فرماتا ہے اپنے نیک بندوں کے ذریعے سے چنانچہ آپ نے اپنے خادم کو کہا کہ ایک پیالہ لے جاؤ اور پیالے میں پانی بھر کر لے آؤ۔ اُس نے پیالہ جب ساگر تالاب میں ڈالا اور پانی جب لیا تو اُس ایک ہی پیالے میں سارا پانی آ گیا اور وہ ساگر تالاب خشک ہو گیا۔ یہ گویا کہ خواجہ اجمیری کی پہلی کرامت تھی اور یہ مت سمجھئے کہ کرامت لوگوں پر رعب جمانے کیلئے نہیں بلکہ اِس لئے کہ پانی وہاں سے لینے سے چونکہ منع کیا گیا تو

قدرت کو یہ منظور ہوا کہ خواجہ صاحب کی شخصیت کو اور اِسلام کی بنیاد کو وہاں مستحکم کیا جائے۔ چنانچہ جب سارے کا سارا پانی اُس پیالے میں آ گیا اور تالاب جب خشک ہو گیا تو اجمیر والوں کو بڑی فکر ہوئی کہ اب کیا کریں؟ خواجہ صاحب سے عرض کیا گیا اور لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ تو کوئی بہت بڑا جوگی معلوم ہوتا ہے۔ بہت بڑا جادوگر معلوم ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ جادوگر کو بھیجا گیا، جے پال بھی مقابلے کیلئے آیا اور وہ بھی میرے دوستو مجبور اور مقہور ہوا۔ یہاں تک کہ خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حجرے میں اللہ اللہ کر رہے ہیں، نماز پڑھ رہے ہیں، اللہ کو یاد کر رہے ہیں تو حجرے کو آگ لگا دی گئی۔ خواجہ صاحب کی جھونپڑی کو جلایا گیا، آگ وہاں پھینک دی گئی۔ آپ کی جب آگ کی طرف توجہ ہوئی تو آپ نے آگ سے فرمایا کہ اے آگ جلانے کیلئے کیا فقیر کی جھونپڑی ہی رہ گئی اگر جلانا ہی ہے تو پرتھوی راج کا محل جلانے کیلئے زیادہ مناسب ہے۔

خواجہ صاحب کی خانقاہ سے ذکر اللہ کی صدائیں

میرے دوستو! یہ خواجہ خواجگان کی کرامت تھی کہ اِسلام کا جھنڈا وہاں نصب ہوا، اِسلام کا جھنڈا وہاں بلند ہوا، اور اِسلام کی فیکٹری اجمیر میں قائم کر دی گئی۔ میں یہ فیکٹری کا لفظ اِس لئے بول رہا ہوں کہ یہ جو آپ خانقاہی نظام دیکھتے ہیں یہ ہو، حق، اللہ اللہ، یہ فکر اور یہ ذکر تو میرے دوستو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، یہ ہمیں بزرگوں کی وراثت سے یہ چیز ملی ہے یہ جس طرح سے فیکٹری میں سامان تیار کیا جاتا ہے،

خانقاہوں میں اِنسانوں کو تیار کیا جاتا ہے۔ کریکٹر کو بنایا جاتا ہے، انسان صرف صورت سے اور صرف ہاتھ پاؤں سے انسانیت نہیں معلوم ہوتی، انسان ہونا اور چیز ہے انسانیت ہونا اور چیز ہے کریکٹر کو بنانے کیلئے ضرورت ہے ایسی خانقاہوں کی کہ جہاں انسانوں کو انسانیت سکھائی جائے اور صحیح کریکٹر کا عامل بنایا جائے۔ خواجہ صاحب نے خانقاہی نظام وہاں قائم کیا اور جو لوگ آتے تھے وہ اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر کے اللہ اللہ کرنا اور ذکر اور فکر کی تعلیم دینی آپ نے شروع کی۔

مزارِ مبارک کی جگہ لنگر خانہ ہوا کرتا تھا

چنانچہ میرے دوستو لنگر خانہ جاری کر دیا گیا اور آپ کو سن کر خوشی ہو گی اور آپ کی معلومات میں اضافہ ہو گا کہ جس جگہ پر آج خواجہ صاحب کا مزارِ مبارک ہے اصل میں یہ لنگر خانہ تھا۔ یہاں پر مہمانوں کیلئے روٹیاں پکتی تھیں، غرباء، فقراء جو رات دِن آتے تھے یہاں سے لنگر پک پک کر اُن کو پہنچتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے ذریعے سے کسی کو رزق پہنچاتا ہے۔ یہ سب اُس کے اسباب ہیں۔

اقبال نے خوب کہا ہے کہ

نہ تخت و تاج میں، نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

یہ مردِ قلندر کی بارگاہ تھی کہ لوگوں کے دِل کھنچ رہے ہیں اور کیوں؟ اِس لئے کہ میں نے

جوآیتِ کریمہ تلاوت کی

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنونo

جو اللہ کے ہوجاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پرکوئی غم ،حزن کوئی ملال نہیں لاتا۔

ہر چیزوں سے اللہ انہیں بے نیاز کردیتا ہے۔فرمایا کہ

"فاذکرونی اذکرکم"

تم مجھے یادکرو میں تمہیں یادکروں گا۔

اللہ اپنے بندوں کوکیسے یادکرتا ہے؟

تو اللہ تعالیٰ کو یادکرنا ظاہر ہے کہ ہم بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یادکرنا چاہئے، خاص طور پر نماز، تسبیح جوطریقے ہیں اللہ کو یادکرنے کے ذکراورفکر کے ذریعے اللہ کو یاد کرنا چاہئے لیکن یہ جوآیتِ کریمہ کہتی ہے کہ تم مجھے یادکرو میں تمہیں یادکروں گا تو اللہ تعالیٰ کس طرح یادفرمائے گا، اللہ تعالیٰ کی یادکرنے کی کیا صورت ہے،کیا شکل ہے؟ تو اِس کے متعلق میرے میرے دوستو ایک تو میں حدیث پیش کردوں ۔ بڑی مشہور حدیث ہے ارشاد فرمایا گیا کہ جب میں کسی بندے کو دوست بنالوں ، جب میرا کوئی بندہ دوست ہوتا ہے، جب میں کسی بندے کودوستی کیلئے چنتا ہوں اللہ اللہ انتظام دیکھئے ،اہتمام دیکھئے، خدا کی قدرت دیکھئے اُس کی کریمی دیکھئے کہ ایک بندہ فرشِ زمین پر کھڑا تھا، پھٹے پرانے اُس کے کپڑے ہیں، پرانے اُس کے کپڑے ہیں،سر بسجود ہے، سرِتسلیم خم ہے، اپنے خدا کو آواز دے رہا ہے، رب رب کہہ رہا ہے لیکن اُس کی

قسمت کا ستارہ کتنا بلند ہوتا ہے، وہ جھونپڑی میں عبادت کرنے والا، وہ اللہ اللہ کرنے والا مخلوق کے ہنگاموں سے دور ہے، دنیا اُس کو نہیں جانتی، دنیا کو نہیں معلوم کہ کون مردِ قلندر کہاں بیٹھا ہوا ہے اور کہاں جھک رہا ہے اور کہاں اللہ اللہ کر رہا ہے۔لیکن اِس کو کیا کہئے کہ اُس کی قسمت کا ستارہ اتنا بلند ہوتا ہے کہ رب ارشاد فرماتا ہے کہ اے جبرائیل امین آؤ! جبرائیل امین حاضر ہوتے ہیں جبرائیلِ امین میں نے فلاں بندے کو اپنا دوست بنالیا ہے۔ دیکھئے، یہاں سے دیکھئے کہ اُس بندے کی دوستی کا اعلان کہاں سے ہورہا ہے؟ رب کریم اپنی شان کے مطابق اُس بندے سے اپنی دوستی کا اعلان کررہا ہے۔اے جبرائیل امین میں نے فلاں کو اپنا دوست کرلیا ہے، اپنا دوست بنالیا ہے۔ جاؤ تم آسمان کے فرشتوں میں اعلان کردو۔ جناب یہاں تو وہ رورہا ہے اور **سبحان ربی الاعلیٰ** کہہ رہا ہے اور اُس کی دوستی کا اعلان خداوندِ تعالیٰ فرمارہا ہے۔فرشتوں میں اُس کی دوستی کا اعلان ہورہا ہے۔اور پہلے آسمان کا فرشتہ دنیا میں اُس کی دوستی کو اعلان کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث یہ کہتی ہے کہ کائنات کا ذرہ، ذرہ ہر شخص سوائے انسانوں کے جانور، شجر، حجر سب کو یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں بندے کو اپنا دوست بنالیا ہے۔

خواجہ صاحب ذکر اللہ کرتے ہوئے دنیا سے کوچ کرگئے

یہی وجہ ہے کہ خواجہ غریبِ نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خادم حاضر ہوا، پہلی رات میں دیکھا کہ کچھ اللہ اللہ کی آواز آرہی ہے۔آواز بلند ہوئی، بلند ہوتے، ہوتے، ہوتے

پچھلی رات میں آواز پست ہوگئی، آواز کم ہوگئی۔ خادم تہجد کے وقت حاضر ہوا تو دیکھا کہ آواز نہیں آ رہی ہے۔ دروازہ کھولا تو دیکھا کہ سلطنتِ چشت کا تاجدار اپنے نورانی پیکر کے ساتھ اپنے حجرے میں جلوہ فرما ہے اور روح نکل چکی ہے۔ پیشانی کو جب لوگوں نے دیکھا تو پیشانی پر خطِ قدرت سے لکھا ہوا تھا

''اللہ کا دوست، اللہ کی محبت میں دنیا سے کوچ کر گیا''

یہ دیکھئے، یہ ہے دوستی، اللہ اللہ! کہ اُدھر دوستی کا اعلان ہو رہا ہے اور اِدھر یہ دوستی کی علامت دکھائی جا رہی ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ ''اَذکرکم'' کا کیا ہے کہ تم مجھے یاد کرو تو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اُس کا مطلب صوفیوں نے، بزرگوں نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا اور ارشاد فرمایا گیا کہ رب کا بندہ ساری زندگی رب رب کرتا ہے، رب کو یاد کرتا ہے۔ تو جب وہ دنیا سے جاتا ہے کہ تو رب کریم کی حکمت یہ ہوتی ہے کہ اے میرے بندے تو دنیا میں مجھے یاد کرتا تھا، رب رب کرتا تھا اور اب میں اپنی مخلوق کو تیری یاد میں دیوانہ کردوں گا، تیری یاد کا پروانہ کردوں گا، تو زندگی بھر میری عبادت کرتا رہا اب لوگ تیرے انتقال کے بعد تیری اطاعت کریں گے، تجھ سے محبت کریں گے، تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

اللہ والوں کی درگاہیں قلبی سکون کا باعث ہوتی ہیں

چنانچہ آپ دیکھ لیجئے میرے دوستو کہ آج چند پر کسی سے ملنے جانا دشوار ہوتا

ہے لیکن جہاں اجمیر کا نام آگیا، جہاں مدینے کا نام آگیا وہاں لوگ دیوانہ وار جاتے ہیں۔ اپنے پیسے خرچ کر کے جاتے ہیں۔ غرباء، فقراء جو ایک ایک پیسے کے محتاج ہیں وہ بھی پہنچتے ہیں تو یہ کیوں پہنچتے ہیں؟ اُس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور اُن کا دِل کھنچتا ہے، وہ اُن کی بارگاہوں میں جاتے ہیں، وہاں انہیں اطمینان اور سکون کی دولت ملتی ہے۔

لارڈ کرزن کی خواجہ صاحب کے مزار پر حاضری

میرے عزیزو، میرے دوستو! لاڈ کرزن نے صحیح تو کہا کہ جب میں ہندوستان کی سیر کرتا ہوا اجمیر پہنچا اور میں نے اِس فقیر کی قبر کو دیکھا تو قبر کو دیکھ کر مجھے یقین ہوا کہ یہ وہ مردِ قلندر ہے جو انتقال کے بعد بھی لوگوں کے دلوں پر حکومت کر رہا ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ لوگ روحانیت کے تاجدر ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے میرے دوستو کہ 1947 میں لوگ کہتے تھے کہ پتہ نہیں کیا ہو جائے گا، ہندوستان میں پتہ نہیں کیا ہو جائے گا لوگ اِدھر اُدھر جا رہے ہیں لیکن وقت نے بتا دیا میرے دوستو کہ اِسلام کا شجر یہ سدا بہار ہے۔ جہاں یہ جڑ پکڑتا ہے تو یہ پکڑتا چلا ہے۔

الحمد للہ! آج چار نہیں، پانچ نہیں، بلکہ چھ کروڑ کی آبادی ہندوستان میں ہے یہ کس کا صدقہ ہے؟ میرے عزیزو، میرے دوستو یہ انہی بزرگوں کے نقش قدم کا صدقہ ہے، اِن کی کوشش ہے، اِن کی سعی ہے کہ انہوں نے محبت اور پیار کے ساتھ اِسلام کی تبلیغ کی اور اِسلام کا شجر آج اجمیر مقدس میں لگا ہوا ہے اور اُس کا پھل پوری دنیا کھا رہی

ہے۔

مولانا ابراہیم خوشتر کی عوام سے محبت

میرے عزیز نوجوانو، میرے پیارے بھائیو، میری پیاری بہنو! مجھے خوشی ہے، آپ کو بھی خوشی ہے میں آپ کو داد دیتا ہوں۔ ایک مسلمان کی اِس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہوگی کہ اُس کا مسلمان بھائی دور سے آئے اور اسے ملاقات کا موقع نہ ملے۔ میں آپ حضرات کا مشکور ہوں، میرے دِل میں آپ کیلئے بڑی جگہ ہے، میں آپ کو دیکھ کر زندگی کے سانس لیتا ہوں، مجھ میں توانائی پیدا ہوتی ہے، مجھ میں جوش پیدا ہوتا ہے، مجھ میں ہمت پیدا ہوجاتی ہے، مجھ میں قوت پیدا ہوجاتی ہے۔ میں جب آپ کو دیکھتا ہوں تو میں اپنے اندر ایک نئ زندگی ایک نئ طاقت اپنے اندر محسوس کرتا ہوں۔

میری صحت کا حال یہ ہے کہ میں لمبی چوڑی تقریر کے قابل نہیں لیکن جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرے اندر نئ لہر پیدا ہوجاتی ہے۔ میں جی چاہتا ہے کہ میں آپ سے خطاب کروں، میں آپ سے باتیں کروں، میں آپ سے بولوں۔

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے یہ رات ہمیں دکھائی، اور خواجہ خواجگان کے عرس مبارک میں مجھے اور آپ کو اور بزرگوں وغیرہ کو شرکت کا موقع عطا فرمایا۔

دین پھیلانے کے لئے باکردار وبااخلاق بن جائیں

میرے عزیزو، میرے دوستو! میں اپنی اِس گفتگو کو ختم کرتا ہوں، ہمارا اِسلام،

ہمارا دین ہمیں امن کی تعلیم دیتا ہے، اِس لئے ہر مسلمان جس مقام پر وہ جہاں بھی ہو، مسلمان کے کریکٹر سے، مسلمان کے کردار سے، مسلمان کے کام سے، امن ظاہر ہو رہا ہے۔ ہمارا مذہب ہمیں یہ کہتا ہے کہ تم اچھائی سے پیش آؤ، اگر ہم اِسلام کو پیش کرتے ہیں، مذہب کو پیش کرتے ہیں تو یہ اِس لئے کہ یہ فارمولا ہے یہ ایک منصوبہ ہے۔ ہم اِس لئے پیش کرتے ہیں کہ اِس پر عمل کرنے سے سب لوگوں کا بھلا ہوگا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! خواجہ صاحب کے مشن نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ ہم سب کو پیار اور محبت سے پیش آنا ہے۔ خواجہ صاحب کے مشن نے ہمیں یہ سکھایا کہ انسانیت کی خدمت کرنی چاہئے، جنگ، جدال، فتنوں سے ہمیں الگ رہنا ہے۔ خواجہ صاحب کے مشن نے ہمیں یہ بتایا کہ جہاں رہو ایک دوسرے کا احترام کرو۔ تم یاد رکھو اور خوب سوچو اور خوب سمجھو میرے دوستو کہ اخلاق آپ کا جتنا بلند ہوگا لوگ آپ کے گرویدہ ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ کریم خواجہ خواجگان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

کچھ نہ پوچھو مقام خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا

کچھ نہ پوچھو مقام خواجہ کا
عرشیوں میں ہے نام خواجہ کا

دوست تو دوست آج دشمن بھی
لیتے رہتے ہیں نام خواجہ کا

چشتی منزل بہشت کی منزل
بام بالائے بام خواجہ کا

عرس یومِ وصال ہوتا ہے
جس میں دیدارِ عام خواجہ کا

ایک مسلم ہی کیا کہ ہندو بھی
کرتا ہے احترام خواجہ کا

سب کی پوری مراد ہوتی ہے
ہے یہ فیضانِ عام خواجہ کا

کوثر و سلسبیل ہے اِس کا
پی لیا جس نے جام خواجہ کا

شہر اجمیر خوشتر از مونگیر
ہے یہ دارالسلام خواجہ کا

یہ جو خوشتر ہے قادری رضوی
یہ بھی ہے اِک غلام خواجہ کا

کلام: حضرت علامہ مولانا حافظ قاری محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری حامدی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
DAR-UL-RAZA
مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com